۲۰۱۰ء میں اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور نے آزادصدی کی مناسبت سے، اس لغت کو کچھ تصحیحات اور مفید اضافوں کے ساتھ دوسری مرتبہ شائع کیا۔اس کام یاب اشاعت کے ہیرو ڈاکٹر معین نظامی ہیں۔لغت میں ڈاکٹر صاحب کا سیر حاصل مقدمہ نہایت اہمیت کا حامل ہے۔جس میں مولانا محمد حسین آزاد کی ہمہ جہت شخصیت کو خراج تحسین پیش کرنے کے بعد 'لغتِ آزاد' کی ترتیب وتشکیل کی بابت آزاد کے جذبات، احساسات اور محرکات پر روشنی ڈالی ہے۔قبل ازیں انھوں برصغیر پاک و ہند میں اردو۔فارسی لغت نگاری کی تاریخ کا مختصر لیکن جامع تجزیہ پیش کیا ہے۔ بعد ازاں مقدمے میں زیرِ تبصرہ کتاب کی پہلی اشاعت کے محاسن ونقائص پر تفصیلی بحث کے ساتھ ساتھ نظامی صاحب نے کیے گئے اس تدوینی کام کے طریقِ کار کی وضاحت کی ہے جس میں رسم الخط، املا، اعراب، حذف واضافے اور کتابت کی اغلاط جیسے امور کی نشان دہی ہے مقدمے کے آخر میں حوالے اور حواشی کا اہتمام بھی کیا ہے البتہ کتابیات، لغت کے آخر میں شامل کی ہے بلاشبہ ان رسمیات سے اس کتاب کی قدر و قیمت میں اضافہ ہو گیا ہے۔

''مقدمے'' کے بعد مؤلف نے 'لغتِ آزاد' کی پہلی اشاعت کے کچھ صفحات کا عکس، تمہید اور دیباچہ بھی شامل اشاعت کیا ہے۔لغت کا اصل متن فارسی حروفِ تہجی کے اعتبار سے ۱۴۸ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔الفاظ اور معانی نمایاں کرنے کے لیے اردو الفاظ خطِ نستعلیق اور فارسی مترادفات نسخ میں درج کیے گئے ہیں۔کتابت اور املا میں معیار کا پورا خیال رکھا گیا ہے۔

مجموعی طور پر موجودہ دور میں 'لغتِ آزاد' کی اشاعت نو آزاد شناسی میں ایک اہم اور قابلِ قدر اضافہ ہے۔اس کے لیے شعبۂ اردو، اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی کو مبارک باد پیش کی جاتی ہے اور توقع کی جاتی ہے کہ لغت آزاد کی اشاعتِ نو کو معین نظامی کے حوالے سے یاد رکھا جائے گا۔

۶۔ ارمغانِ افتخار احمد صدیقی

مرتبین: پروفیسر رفیع الدین ہاشمی، ڈاکٹر عزیز ابن الحسن

ناشر: شعبۂ اردو، اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

سنِ اشاعت: ۲۰۰۹ء

مبصر: دردانہ شوکت

شعبۂ اردو، پنجاب یونیورسٹی، اورینٹل کالج، لاہور نے ۲۰۰۲ء میں اپنے شعبے کے مرحوم اساتذہ کی علمی وادبی خدمات اور کمالاتِ فن کے اعتراف اور انھیں خراجِ تحسین پیش کرنے کے لیے یادگاری کتب

کی اشاعت کے سلسلے کا آغاز کیا۔ اس سلسلے کی دو بہترین کاوشیں سامنے آ چکی ہیں۔ اول الذکر ''ارمغانِ شیرانی'' اور ثانی الذکر ''ارمغانِ ڈاکٹر سیّد عبداللہ'' جس میں بالترتیب حافظ محمود شیرانی اور ڈاکٹر سیّد عبداللہ کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا ہے۔ اب اس سلسلۂ ارمغان کی تیسری کڑی کے طور پر پروفیسر ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی کو موضوع بنایا گیا ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی (۱۹۲۰ء۔۲۰۰۰ء) بلا مبالغہ ایک بہترین استاد تھے۔ وہ ۱۹۴۵ء سے ۱۹۸۵ء تک اس پیشۂ پیغمبری سے وابستہ رہے۔ اس دوران وہ تدریس کے ساتھ ساتھ متعدد انتظامی عہدوں پر بھی فائز رہے۔ لیکن ان پیشہ ورانہ ذمے داریوں کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر صاحب کی ادبی حیثیت بھی اپنی جگہ مسلم تھی۔ وہ ایک بلند پایہ محقق، بہترین نقاد اور ماہرِ اقبالیات بھی تھے۔ Ph.D کی ڈگری کے لیے ڈپٹی نذیر احمد دہلوی پر ان کے تحقیقی مقالے، متعدد تحقیقی مقالات اور تنقیدی مضامین اور مطالعاتِ اقبال پر ان کی بہترین کتاب ''عروجِ اقبال'' ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی کی متذکرہ بالا حیثیات کی طرف واضح اشارہ کرتے ہیں۔

زیرِ تبصرہ کتاب میں ڈاکٹر صاحب کی انھی علمی، ادبی اور تدریسی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا ہے۔ مرتبین شاگردِ عزیز پروفیسر رفیع الدین ہاشمی اور ڈاکٹر عزیز ابن الحسن کی محنت، خلوص، جذبہ اور انکساری کتاب میں نمایاں انداز میں نظر آتی ہے۔

کتاب کے پہلے حصے میں ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی کی زندگی اور شخصیت سے متعلق پانچ بہترین مضامین شامل ہیں۔ ان مضامین میں محبت اور احترام کے ساتھ پروفیسر صدیقی کی زندگی اور شخصیت کے ایسے پہلوؤں کو آشکار کیا گیا ہے جو اب تک منظرِ عام پر نہیں آئے تھے۔ ان پانچ مضامین کے علاوہ سب سے اہم تحریر ڈاکٹر صاحب کی خودنوشت ''نقشِ دوام'' کے کچھ حصوں کی اشاعت ہے جو قبل ازیں کہیں طبع نہیں ہوئے تھے۔ مذکورہ خودنوشت کے شاملِ کتاب حصے میں ان کی ابتدائی و اعلیٰ تعلیم، ملازمت، اسفار، سعادت مند شاگرد، بااصول معلّم اور دیگر معاملاتِ زندگی کی جس طرح تصویر کشی کی گئی ہے وہ ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی کو عزت اور احترام کی نہایت بلند مسند پر جلوہ افروز کر دیتی ہے اور اس کے لیے بلاشبہ کتاب کے مرتّب اور ڈاکٹر صاحب کے مقرب شاگرد پروفیسر رفیع الدین ہاشمی مبارک باد کے مستحق ہیں جنھوں نے ان کی دختر ان سے اجازت لے کر یہ بیش قیمت صفحات شائع کیے۔ اس اشاعت نے کتاب کی اہمیت اور قدر و قیمت میں کئی گنا اضافہ کر دیا ہے۔

زیرِ تبصرہ کتاب کے دوسرے حصے میں پاک و ہند سے تعلق رکھنے والے بلند پایہ محققین اور ناقدین

کے دس علمی و تحقیقی مضامین شامل کیے گئے ہیں جو زیادہ تر پروفیسر صدیقی کی دو پسندیدہ شخصیات اقبال اور مولانا حالی کے فکر و فن کے حوالے سے ہیں۔ مضمون نگاروں میں پروفیسر حنیف نقوی، پروفیسر عبدالحق، پروفیسر ابوالکلام قاسمی، پروفیسر غلام رسول ملک، ڈاکٹر عارف نوشاہی، ڈاکٹر بصیرہ عنبرین، ڈاکٹر ناصر عباس نیّر، ڈاکٹر عزیز ابن الحسن، ڈاکٹر ارشد محمود ناشاد اور ڈاکٹر خالد ندیم شامل ہیں۔ جن کا مختصر تعارف بھی علاحدہ سے کتاب کا حصہ ہے۔

کتاب کے آخر میں ضمیمے کے طور پر ڈاکٹر افتخار احمد صدیقی کا ایک خودنوشت کوائف نامہ بھی شامل کیا گیا ہے جو بلاشبہ اہمیت کے لحاظ سے ایک مستند اور تاریخی دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔

مجموعی طور پر یہ ''ارمغان'' علم، عالم اور معلّم کا بے مثال مجموعہ ہے جو صاحبِ کتاب سے عقیدت رکھنے والوں کے ساتھ ساتھ علم و ادب کے شائقین اور قارئین دونوں کے لیے یکساں دل چسپی اور اہمیت کا حامل ہے۔

پنجاب یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور کا شعبۂ اردو یقیناً مبارک باد کا مستحق ہے جس نے اپنے مرحوم اساتذہ کو ہمیشہ زندۂ جاوید رکھنے کا ایک بہترین سلسلہ شروع کیا۔ دیباچے میں پروفیسر رفیع الدین ہاشمی نے اس سلسلے کی مزید تین کتابوں کی نویدِ اشاعت سنائی ہے جن کے عنوانات ''ارمغانِ سیّد وقار عظیم'' ''ارمغانِ عبادت بریلوی'' اور ''امغانِ سجاد باقر رضوی'' ہیں۔ دیگر جامعات بھی اس رجحان کو اپنا کر اپنے بہترین قابل اساتذہ کو ہدیۂ شریک پیش کرسکتی ہیں۔

0 ------- 0